Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

संपा.
... दर्शन विशेषांक. वाराणसी :
1993.

3403
कालूरि हनुमन्तराव, ले
सीताहरणम्. दिल्ली : शिक्षा विभाग, 1987.
120पे0.
150345 813/332

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

71

71

مظلوموں کی بھینٹ

मजलूमों की भैंट

مصنفہ

مہاتما شری شہنشاہ جی مہاراج

महतमा श्री शहनशाह जी
की महाराज

شائع کردہ

71,U

5403

شہنشاہی ستروتکاری سنگھ

بٹلر روڈ لکھنؤ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مقدمہ

پرانے زمانے کی روایت ہے کہ کسی دیش کی عدالت میں ایک عجیب مقدمہ پیش ہوا۔ وہ یہ کہ دو عورتیں ایک بچے پر لڑ رہی تھیں ان میں سے ہر ایک بچہ کو اپنا کہتی تھی اور دونوں زبردستی اس کی مالک یا ماں بنتی تھیں عدالت کا عجیب کشمکش میں پڑا ہوا تھا۔ عورتوں نے عدالت کو اپنے نالہ و فریاد و آہ و زاری سے گونجا دیا۔ جج اس قابل نہیں تھا کہ دونوں کو سچ جھوٹ کی تمیز کا باعث بن سکے۔ وکیل اور گواہ سب بچہ کی صحیح شناخت سے قاصر رہا۔ جج وکیل منشی چپراسی وغیرہ سب کس کو جھوٹا کس کو سچا کیسے بتلائیں۔ ایسی حالت پیدا ہو گئی جو پہلے کبھی دیکھی تھی نہ سنی۔ اتفاق کی بات اسی وقت وہاں ایک فقیر صورت انسان کا آنا ہوا۔ سب معاملہ دیکھ سن کر اس نے جج کے کان میں کچھ کہا۔ جج نے خوش ہو کر دوسرے دن فیصلہ سنانے کا وعدہ کر کے دونوں عورتوں کو بچہ سمیت نظر بندی کا حکم دیکر در دولت کی طرف قدم بڑھایا۔

دوسرے دن وقت سے پہلے ہی عدالت کے احاطے میں لوگوں کا تانتا بندھ گیا۔ ہر ایک کے دل میں یہ سوال کہ دیکھیں اب جج صاحب کیا اور کس طرح فیصلہ کرتے ہیں۔ جج اور کل والی فقیر صورت پاس پاس متمکن ہوئے۔ بچہ اور دونوں عورتوں کو پیش کیا گیا۔ چاروں طرف سناٹا تھا۔ عورتیں بھی اس وقت چپ تھیں۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

71:U

جج نے اس خاموشی کو یہ کہہ کر توڑا [illegible] دونوں کا جھ
ہم حکم دیتے ہیں کہ دونوں دعویدار بچہ کی ایک ایک ٹانگ پکڑ کر زور آزمائی
کریں جو بچہ کو کھینچنے میں کامیاب ہوگی بچہ اسی کا سمجھا جائے گا۔

پہلے تو دونوں راضی ہوگئیں مگر جب کھینچا تانی میں بچہ کی جان پر بننے کا موقع
آیا تو ایک نے اپنی گرفت کو ڈھیلا کرکے دونوں ہاتھ باندھ کر زار زار رو کر حاکم سے
عرض کیا کہ حضور میں راضی ہوں کہ بچہ اسی کو دیدیا جائے۔ یہ کہہ کر بیچاری روتی ہوئی
عدالت سے باہر چلی گئی تھی کہ عدالت نے فوراً حکم دیا کہ بچہ اس عورت کو دیدیا جائے اور
دوسری عورت کو ہتھکڑی لگا کر حوالات میں بھیج دیا جائے اور عورت کے لئے جو بڑی
سے بڑی سزا ہو سکتی تھی وہ اس کے لئے تجویز کی اور حکم میں لکھا کہ اگر یہ سچ سچ کہہ دے تو اسے
کچھ رعایت بھی ہو سکتی ہے۔

پس جب اس کی اپنی جان پر بنی تو عدالت کو مخاطب کرکے یوں گویا ہوئی کہ میں
اور یہ عورت جس کو بچہ دلایا گیا ہے یہاں ایک دن ایک سرائے میں مقیم ہوئیں ہمارا
دونوں کی گودی میں دو بچے دودھ پیتے چار دن کے تھے۔ ایک رات ایسا اتفاق ہوا
کہ میرے بچہ کی شدید کھانسی کی وجہ سے موت ہوگئی یہ اس وقت وہاں موجود
نہیں تھی اور بچہ کو میری تحویل میں چھوڑا ہوا تھا۔ اس کے آنے پر میں نے کہا کہ تمہارا
بچہ موت کی گود میں ہمیشہ کے لئے سو گیا۔ اب سوائے صبر کے اور کیا ہو سکتا ہے مگر یہ
بات کا اس کو یقین کیسے ہو سکتا تھا اپنے بچہ کو اچھا بھلا چھوڑ کر گئی تھی ناچار

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُس نے رونا دھونا شروع کر دیا اور اپنے بچہ کو مجھ سے چھین کر چھاتی سے لگا لیا میں نے
بچہ کو زبردستی چھین لیا اور دونوں نے غل غپاڑہ مچانا شروع کر دیا۔ بعد کا حال حضور
اور رعایا سب جانتے ہی ہیں۔ یہ سنکر عدالت نے اس کو کیا سزا دی۔ اس معاملہ کو ہم
ناظرین پر چھوڑ کر اس مضمون کی ماہیت اور اصل مطلب کی طرف رجوع کرتے ہیں
ممکن ہے بہت لوگوں نے اوپر لکھی روایت سنی ہوگی مگر بہت کم ایسے ہوں گے
جو اس کا تعلق آج کل کے پولیٹکل معاملات سے سمجھتے ہوں گے سنئے بچہ اصل رعایا یا ملکیت
یا سوراج کے ہیں اور دو مائیں ہیں یہاں کی مخالف جماعتیں۔ باقی آپ خود سمجھ لیں۔
سچ یا جھوٹ۔ اصلی اور نقلی ماں کی ماہیت کا پتہ اپنے غور و فکر سے طے کر لیں۔

اس میں شک نہیں کہ آج کل کے انسانوں نے وہ مثال قائم کی ہے
جو کہ جنگلی درندوں اور کمینے سے کمینے زمانہ گزشتہ کے انسانوں سے نہیں
ہو سکی۔ کتے۔ وحشی۔ بن مانس۔ بھوت۔ چڑیل غرض تمام اقسام کی کردہات
کے وہم و گمان سے پار پہونچ کر بیسویں صدی کے انسان نے تہذیب
کی تواریخ کے ورق کو ظلم و ستم کی قلم اور نجاست کی سیاہی سے لکھا ہے۔
جس کو پڑھ کر ضعیف الاعتقاد تو کیا خود حضرتِ شیطان بھی کانپ اٹھیں گے
اس بات کا موجد کون ہے؟ یہ کس کے دماغ کی اختراع ہے۔
یہ بھی ناظرین خود ہی سوچیں اور سمجھیں ہم تو اجمال اور اختصار کو ہی
بہترین سمجھتے ہیں۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ایک مرتبہ کچھ آدمی ہمارے سامنے چکر کاٹ رہے تھے جن کی شکل سے یاس و حسرت ٹپک رہی تھی۔ بے بسی آہ و نالہ کی مجسم تصویر۔ پیٹ میں آنت نہ منہ میں دانت۔ تن کو پھٹے پرانے چیتھڑوں سے برائے نام ڈھکا ہوا۔ رونا اور ڈراؤنا چہرہ آنکھیں تھیں کہ ماہی بے آب کی حالت۔ ایسا جان پڑتا تھا کہ یہ کچھ کہنا چاہتے تھے۔ ہم نے پوچھا کہ تم لوگ کہاں سے آرہے ہو۔ اور کہاں جاؤ گے۔ کہا کہ آئے تو بہت اطمینان اور آسایش کی جگہ سے تھے اور جانا بھی ایسی ہی جگہ چاہتے ہیں۔ مگر اب جو منزل طے کر رہے ہیں وہ نہایت دُکھ درد کی بھری ہوئی ہے۔ قدم قدم پر ذلت و خواری کی بھر مار ہے جتنا تیزی سے چلتے ہیں اتنا ہی خود کو اور بھی اسیر رنج والم پاتے ہیں کچھ سمجھ میں نہیں آتا کیا کریں کیا نہ کریں۔

ان کی حالتِ زار کو سُن کر ہم نے پوچھا کہ جب تم ایسے آرام کی جگہ تھے تو اس کو چھوڑا ہی کیوں۔ کہا کہ غلط صلاح دینے والے اور بے پر کی اُڑانے والے یارانِ طریقت کہاں نہیں پہونچتے! دنیا میں ایک ایسی جماعت بھی ہے جس کو کسی کا چین و قرار ایک آنکھ نہیں بھاتا۔ اُس نے گویا سب کو تڑپتا دیکھنا ہی اپنا دھرم و ایمان سمجھا ہوا ہے۔ بس یہ اس کی مہربانی کا نتیجہ ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ایسے لوگوں نے طرح طرح کے سبز باغ دکھاے کہا کہ یہاں کہاں پڑے ہو اگر ہمارے پیچھے آؤ تو تمھیں ایسی جگہ مل جائے جو اس سے ہزار درجہ بہتر ہوگا ہے۔ قسمت کی الٹے ہم اُن عورتیں انسان شیطانوں کی راہ چلدیئے۔ جو کچھ ہمارے پاس تھا وہ تو انھوں نے لے لیا اور آئندہ کے لئے ہم کو اپنا پیشہ کار بنا کر ہمیشہ لوٹتے رہنے کے ذریعے ہمارے ذہن میں ایسے طریقے سے ڈہالے کہ اب اُن سے پیچھا چھڑانا ہمیں ناممکن کا مترادف ہے۔

ناظرین اسی حالت کا خاکہ اس کتاب میں منظوم مرقوم ہے اگر اس سے عوام کو کچھ فائدہ پہونچا تو ہم بھی خود کو ان میں سے ایک سمجھیں گے۔ یہ چھوٹی سی تحفہ ہم تہ دل سے

مظلوموں کی بھینٹ

کرتے ہیں اور ہم یہی نام اس کے لئے موزوں سمجھتے ہیں آپ دیکھیں گے کہ کسی کسی نظم پر (مشاہدہ) وغیرہ الفاظ لکھے ہیں نظم پڑھ کر اس کا مطلب آسانی سے سمجھ میں آجائیگا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس میں بہت سے دردوں کا ذکر تو ہم نے کیا ہے مگر ایک خاص درد جسے اب تک اکثر اندر ہی چھپائے ہوئے ہیں وہ یہ کہ آج کل کے انسان نے جہاں اپنے ہم جنس پر ظلم ڈھائے ہیں جانوروں اور حیوانوں کو بھی نیچا دکھایا ہے۔ وہاں کمزور، لاچار، غریب، بے زبان اور بے کس جانوروں پر بھی اپنے ظلم و جبر و ستم کا جھنڈا از زمین تا آسمان بلند کیا ہوا ہے۔

چڑیا گھر اور گھریلو پالتو جانوروں کو تو ممکن ہے کوئی اس لئے نظر انداز کر دے کہ ان کو بیٹھے بٹھائے کچھ نہ کچھ دانہ پانی تو دیا ہی جاتا ہے مگر اس ساری عمر کے دانہ پانی پر اگر ان کے دل سے پوچھا جائے تو وہ آزادی کو ہزار ہا سال کی بھوک پر ترجیح دیں گے۔

ناظرین کیا آپ نے بارہا نہیں دیکھا کہ گدھے گھوڑے بیل، اونٹ، ہاتھی، بندر، ریچھ، بھیڑ بکری، یہاں تک کہ سانپ اور شیر وغیرہ چرند و پرند سب انسان کے ظلم سے نالاں ہیں۔

سمجھ میں نہیں آتا کہ پھر انسان کو اشرف المخلوقات کیوں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہا جاتا ہے۔ ہمارے خیال میں اشرف یا شریف تو وہ ہی ہو سکتا ہے جو کسی کو محض اپنی تفریح کے لئے ایذا رسانی سے پرہیز کرے ہاں اگر انسان کو کسی سے گزند پہونچے تو اس کا بدلہ شریفانہ طور پر چکانے میں ہرج نہیں۔

ہمیں اس کے لئے بھی افسوس ہے کہ اب تک عام انسانوں کی اس طرف بہت کم توجہ ہوئی ہے۔ اس بات کو اچھی طرح ذہن نشین کر رکھئے کہ حضرت انسان کی آئے دن کی مصیبتوں اور پریشانیوں کا کارن جہاں اور بہت سی باتیں ہیں وہاں جانوروں پر ظلم اور خاص کر اُن پر جو کہ بالکل اور کما حقہ طور پر آدمی کے دستِ نگر یعنی ہاتھ میں یا وہ جن کو اپنے کام کے لئے رکھا ہوا ہو۔ نیز اس ذیل میں ان پر ظلم و ستم ڈھانے والے وہ لوگ ہیں جو کہ اپنے آپ کو پارسا اور پرہیزگار اور اہنسا پرمو دھرما کے پیرو کار بتلاتے ہیں۔ اگر کسی نے اس بات کا کھلے بندوں مظاہرہ کرنا ہو تو اودھ میں پہونچ جائے اور سب سے پہلے شہر لکھنؤ میں آکر یکّے تانگے کے گھوڑوں کا حلیہ دیکھے، پھر اس علاقہ کے بیلوں کا معائنہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کرے، پھر وہاں سے دیکھتا ہوا یدھا مریادا پُرشوتم رام
کی نگری اجودھیا میں پہونچے اور وہاں پر گھوڑوں
گدھوں کی ناگفتہ بہ حالت کا موازنہ کرے۔ اور خاصکر
دھوبیوں کے گدھوں کو ضرور دیکھئے ہم نے اگلے دن سر بازار
دیکھا تھا کہ ایک دھوبی بہت ہی چھوٹے گدھی کے بچے اور زچہ
اور نوزائیدہ بچے والی گدھیوں پر من من بوجھا لادے جا رہا تھا
ان بیچاروں کی ٹانگیں کمان کی طرح خمیدہ تھیں اور ایک دم۔
دم لینے پر تیر کی طرح دھوبی کا ڈنڈا پڑتا تھا۔ یہ دو چار ڈنڈے
گویا ہم اپنی پیٹھ پر کھا کر دھوبی سے کچھ کہنے کو ہوئے کہ وہ
اس طرح بھاگا جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔ اور تحصیل سے بندر
ہمارے ساتھ اس وقت ایک مہنت بھی تھا جب ان کی توجہ
ہم نے اس دردناک سین کی طرف مبذول کرائی تو وہ بہت متاثر ہوا
اور کہا کہ اس کا علاج جو ہو سکے گا وہ کروں گا۔

ان بیچاروں کے دکھ کی اپیل ہم نے بہت مختصر طور پر
سامنے رکھ دی ہے اب آپ لوگوں کا جو فرض ہو ادا کیجئے۔ اگر
آپ معمولی انسان ہیں تو جہاں ایسا دکھ دیکھیں فوراً متعلقہ افسران
کو آدمیت سے سمجھائیں۔ نہ مانے تو پولیس میں رپورٹ کریں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آگے جو خدا کو بھاوے۔ خود پر دکھ پڑے تو رونا چھوڑ کر ان بے زبانوں کے دکھ کی طرف بھی خیال کریں۔ اور جیتے دکھ کے ساتھ ساتھ اگر وہ دن بنے پروردگار جانداروں کی بھلائی بھی تو نظر رکھیں۔ ہمارا خیال ہے کہ اگر ہر انسان اس عادت کو اپنے روزمرہ میں شامل کر لے گا تو انسان واقعی انسان کہلانے کا مستحق ہو جائے گا۔ ورنہ آئے دن نئی نئی مصیبتوں کا شکار تو ہو ہی رہا ہے۔ ابھی اور دیکھئے پردۂ غیب سے کیا ظہور میں آتا ہے۔ سچ پوچھو تو ایٹم بم، تارپیڈو، ہوائی جہاز، زہریلی گیس یہ سب ایسے کم نصیب انسانوں کی خاطر ہی ظہور میں آئے ہیں۔ اس موقع میں اگر ہم الفاظ صرف کرنے کے لئے نہ لکھیں گے تو ایک کتاب بن جائے گی۔ ایک سچا واقعہ ہے ایک روز ہمیں ایک ٹھاکر کے گھر جانے کا اتفاق ہوا وہاں ہم نے دیکھا کہ ایک بڑا کھرورا اور موٹا غریب آدمی ٹھاکر کے پاؤں دبا رہا تھا ہمیں دیکھ کر اس نے اس کو وہاں سے اٹھا دیا۔ پھر بات چیت کرتے کرتے ہم کو بیٹھنے کو کہا۔ ہم نے پوچھا کہ سیٹھ جی کھانا کون بناتا ہے۔ کہا کہ یہی آدمی جو یہاں سے گیا ہے۔ ہم نے کہا ہاں، برتن کا کام کون کرتا ہے؟ کہنے لگے کہ یہی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہم سب بال بچے ملا کر دس بارہ تو گھر کے آدمی ہی ہیں
سب یہی کرتا ہے۔ ہم نے پوچھا کہ کس وقت کیا کام کرتا ہے؟
کہنے لگا کہ کام وام تو کچھ نہیں اکثر خالی ہی رہتا ہوں۔ صبح ۵ بجے
اٹھ کر ۶ بجے تک کنگھی کی، پھر خالی، پھر رات کے کچھ جھوٹے
برتن ۷ بجے، پھر خالی، پھر بازار سے سبزی ترکاری
لایا پھر خالی۔ پھر چولہا ٹھیک کر کے دال چولہے پر رکھ
دیتا ہے اور سبزی تراشی، آٹا گوندھا پھر خالی۔ پھر
نو بجے کے قریب بچے اسکول جاتے ہیں۔ ان کو کھانا
کھلایا پھر خالی، پھر ہمیں اشنان کرایا، تیل کی مالش
کی، پھر خالی، پھر ہم نے دھوتی رکھی پھر خالی، اس کے
بعد سیٹھانی جی نے کھانا کھایا، پھر خالی، پھر یہ کھانا ہوگا
پھر خالی۔ چوکا برتن کیا پھر خالی، پھر بازار سے سودا سلف
لایا، پھر خالی، اتنے میں اسکول سے بچے آ جاتے ہیں ان کو
چائے پانی پلایا پھر خالی۔ پھر شام کا کھانا چڑھا دیا پھر خالی
پھر آٹھ سات بجے سب نے کھانا کھایا۔ نو بجے اعلیٰ حضرت جناب
بچھونا بستر تو رات کو ڈال لیتا ہے تاکہ ہم کو آرام رہے۔ ۱۰ بجے
کے قریب ہم پلنگ پر جاتے ہیں پھر یہ مٹھی چاپی کرتا ہے
کر کیا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہمیں کام بہت کرنا پڑتا ہے اگر یہ نہ دبائے تو بدن درد کرتا رہتا ہو۔

ہم نے کہا کہ اُس دن تو تم دن ہی میں پاؤں دبوا رہے تھے۔ کہا کہ اُس دن ہم موٹر پر کچہری گئے تھے بدن ہل جل سے درد کرنے لگا تھا اور یہ خالی ہوتا ہی ہے ہم نے یونہی اس کو دبانے کو کہہ دیا تھا۔

اس پر ہم ٹیکا ٹپنی کرنا مناسب نہیں سمجھتے ناظرین خود ہی فیصلہ کر لیں کہ اس قسم کے نکھٹو آدمیوں سے کیا سلوک کرنا چاہئے۔

اس سے ہمارا یہ مطلب نہیں کہ خواہ مخواہ نوکروں کی تعداد بڑھائی جائے اور حرام کار نوکروں کو بھی خاطر تواضع سے رکھا جائے۔ یہ دونوں باتیں ہم رئیسوں کے گھروں میں عام دیکھتے ہیں۔

ہم نے دیکھا ہے کہ تعلقداروں اور رئیسوں کے یہاں ایک کی جگہ چار چار نوکر ہیں۔ انہی کے ہاتھوں رئیس صاحب یا تو بالکل بکے ہوئے ہوتے ہیں یا وہ بیچارے ڈر کے مارے کوئی حقیقت ہی نہیں ظاہر کر سکتے گویا کہ عام طور پر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہاں سم اوستھا یعنی میانہ روی سے رہنا بہت کم جانتے ہیں
گو کہ گیتا میں روز سنتے ہیں۔

योगस्थः कुरु कर्माणि।
सङ्गं त्यक्त्वा धनंजय!
सिद्ध्य सिद्ध्योः समो भूत्वा
समत्वं योग उच्यते।

یعنی اے ارجن سب کاموں کو یُکتی یعنی میانہ روی سے کر۔ اور فضول ظاہرداری کے ڈھنگ کو چھوڑ دے۔ کامیابی ناکامیابی میں ایک سمان رہنا ہی یوگ ہے۔ یہ حالت جب ہی ہو سکتی ہے جب آدمی ایشور کو حاضر ناظر سمجھ کر ٹھیک کام کرے۔

شہنشاہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کچھ ضروری اصول

۱- ہر وقت پرسن رہنا ہی سب سے بڑی پوجا یا عبادت ہے۔ یاد رکھو پرسن وہی رہ سکتا ہے جو ہر ایک کام کو ایشور ارپن کر کے فل کامنا سے رہت ہو کر کرتا ہے۔ ہر کام میں [illegible] یہ ہے کہ پھل کا لینے اور دینے والا وہ اپنے آپ کو سمجھتا ہو حالانکہ پھل کا دینے والا ایشور ہی ہے یہ اچھی بات نہیں ہے کیونکہ وہ خوب جانتا ہے کہ فلاں آدمی کو فلاں پھل دینا چاہئے۔ اگر پھل دینے کا کام کسی ایسے آدمی کے ہاتھ ہوتا جو اس سے کم درجہ کا ہوتا تو اندھیر مچ جاتا وہ پہلے ہی اپنے حصہ میں لے کر دوسروں کو تھوڑا ہی دیتا۔

۲- کسی کام کے کرتے وقت پھل و جلد بازی [illegible] میں نہ رہنا۔ ایسا کرنے سے نہ تو کام برابر ہوتا ہے اور نہ ہی پریم برقرار رہتا ہے اور طاقت بھی زیادہ خرچ ہوتی ہے۔ ہاں کسی کام کو شروع کرنے سے پہلے خوب سوچ بچار کر لینے میں کوئی نقصان نہیں مگر سوچ بچار میں ہی نہ رہے۔ خاص کر نیک کام کے لئے تو سوچ بچار [illegible] نہیں ہے۔ دنیاوی اور چھوٹے کاموں میں سوچ سے کام لینے کی ضرورت ہے۔ یاد رہے کہ طاقت انسان کا جوہر ہے اسے کسی جگہ استعمال کرو جہاں سے کہ اس میں اضافہ ہو کر ملے دھیان کسی ایک خاص جگہ ہونا چاہئے۔ دھیان سے مراد اپنی طاقت کو ایک مرکز پر قائم کرنے سے ہے

۳- جہاں تک ہو سکے جھگڑے کو ختم کرنے کو تیار رہو۔ شروع کرنے کو نہیں کیونکہ یہ ایک قدرتی بات ہے کہ جب کسی آدمی نے نادانی سے کوئی جھگڑا شروع کر دیا یا خود بخود ہو گیا تو اس کی اندرونی خواہش یہی ہو گی کہ اس کا جلد ہی خاتمہ ہو جاوے تو اچھا ہے۔ بیوقوف اور عقلمند میں اتنا ہی فرق ہوتا ہے کہ بیوقوف ایک جھگڑے سے کئی نیا قائم کر لیتا ہے مگر جو نہیں کہ وہ ختم ہوا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دوسرا شروع کر دیتا ہے اور عقلمند کسی چھوٹے جھگڑے کے ختم ہونے سے پہلے اس قسم کے تمام جھگڑوں کا ہی خاتمہ کر دیتا ہے۔ شروع کرنا تو ممکن ہی نہ ہو۔

۴۔ سچ بولنے سے پہلے سچ اور جھوٹ میں اچھی طرح تمیز کرنی اور یہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک کہ کسی سچے آدمی کی صحبت میں نہ رہا جاوے۔ ایسے شخص سچ ست رنگ میں رنگے جاتے لے سکتا ہے لیکن دنیاوی سودے کی قیمت ادا کرنے پر بھی دنیاوی سودا ناقص یا گھٹیا ہی کی طرف لے جاتا ہے مگر یہ سودا اسکے جھوٹ میں ہے اور اس میں سے جھوٹ ہمیشہ نکال دیتا ہے۔ سچ اور جھوٹ کی تمیز کر لی گئی ہو یا دونوں کے رکھتے ہیں۔

۵۔ سچائی اور دھرم کو ہمیشہ ایک سمجھے۔ ایسا عمل کرنے سے عمل جیون میں آنے کا موقع جلدی سے جلدی مل جاتا ہے۔ اکثر ایسے آدمی دیکھنے میں آتے ہیں جو ایک بات کو تمام عمر کہتے رہتے ہیں اور ہوتے بھی ہیں اس پر عمل کیا جاوے مگر اس پر عمل نہیں کرتے۔ اس کا کارن ان کا اس اصول کو نہ سمجھنا ہے۔

۶۔ صبح شام ایک آسن پر دونوں وقت بیٹھ کر ایشور کے دھیان میں مشق ابھیاس کرے۔ ایسا کرنے سے اس میں ایشور کی صفتوں کا سنچار ہوگا۔ ایشور کی صفت ست، چت اور آنند ہے۔ انکو ہم کہتے ہیں ایسے ابھیاس کا نام ہی دھرم ہے۔ ہر مذہب کے معنی ہیں۔ ہم ہمیشہ ڈھونڈتے یا لین رہتے کے ہیں اور وہ جب ہی ہو سکتا ہے جو ہر قسم کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دشمنوں سے آزاد ہے۔

۷۔ نفسانی جذبات کے سوائے کسی کو دشمن نہ سمجھے اور نفس پر قابو رکھنے کے سوائے دوست۔

۸۔ خوراک اور پوشاک صاف اور سادہ رکھے، غذا کا وقت وہی ہو جب اچھی طرح سے بھوک لگے۔

۹۔ کسی کو اپنا نہ سمجھے ہاں جو کوئی اُسے اپنا سمجھے ان کی بھلائی کے خیال کو نظر انداز نہ کرے۔ ایسا کرنے سے یہ مراد نہیں کہ سب کو برا یا غیر سمجھے بلکہ ہمیشہ ایک رس رہے اس کا ثبوت ان لوگوں کی بھلائی مدنظر رکھنا ہے۔

۱۰۔ اپنا کوئی خیال، لفظ یا کلام ایسا نہ ہو جس کا نتیجہ اپنے یا دوسرے کے لیے دکھ ہو۔

۱۱۔ بزرگوں کی سیوا تن، من، دھن سے کرے، ہاں اگر ایسا کرنے سے ایشور یا سچائی کے راستہ میں رکاوٹ ہو تو نظرانداز کر سکتے ہیں مگر اس بات کو سمجھے کہ آیا واقعی وہ راستی کی طرف ہے، کسی خدارسیدہ گرو سے پوچھے۔

حسب حقیقت دان، دیا، یام، شوچ، سوادھیائے، کمزوروں کی رکشا یہ آپ نیم ہیں۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گم کردہ راہ مسافر کچھ جا رہے تھے اِک جا
رستے سے باخبر ہو ہر ایک جانتا تھا
گو چلتے چلتے اُن کو اِک ہو گیا زمانہ
لیکن کسی نے پایا منزل کا کچھ پتا نہ
ہر ایک دل ہی دل میں تھا ڈھونڈھتا ٹھکانہ
عقل رسا کی خاطر تھا ڈھونڈھتا ٹھکانہ
اِک اِک سے پوچھتا تھا رستہ ہو کتنا باقی
لیکن بتا دو کچھ تم کچھ تو بتا بلا قی
سہمے ہوئے تھے دل میں خاموش جا رہے تھے
پاپوش تھے بغل میں خاموش جا رہے تھے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جو کچھ تھا پاس توشہ وہ ختم ہو گیا تھا
ہر اک مسام تن کا اب چشم ہو گیا تھا
ناچار تھک کے بیٹھے اور زار زار روئے
لاچار ہو گئے سارے بھوکے پیاسے سوئے
پی کے مے خجالت مدہوش ہو گئے وہ
ظاہر بھی کھو گئے تھے باطن بھی کھو گئے وہ
جب نیند کو بھی ان کی ناچار نیند آئی
اور ہوش نے بھی تھک کر لی آخرش جمہائی
چارہ نہ کچھ رہا جب بیدار ہو نا سوجھا
خاموشی کو بالآخر گفتار ہو نا سوجھا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

راہ کھوجتے ہوئے اب سکی تھکی نگاہیں
حیرانگی نے اُن کی کھینچیں ہزار آہیں
پانی کا کچھ پتا تھا نہ دانے کا ٹھکانہ
ہر ذرہ دِیکھتا تھا ویرانے کا خزانہ
پہنچے تھے سارے اب وہ بس موت کے کنارے
اِک مرد پارسا کو دیکھا انھوں نے بارے
سر توڑ کوششیں کیں کہ دوڑیں پہنچیں اُس تک
وہ تو نہ جاسکے پر آواز پہنچی اُس تک
آواز پر وہ آیا جلدی قدم بڑھا کر
کیا ماجرہ ہے دیکھیں کچھ اور پاس جا کر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جب پاس پہنچا دیکھا اِک روگیوں کا جتھا
بے جان آدھ مرا سا اک سوگیوں کا جتھا
از رحم اُس نے پوچھا ہیں کون آپ بھائی
قسمت نے ہے تمھاری یہ کیسی گت بنائی
آئے کہاں سے ہو تم جانا کہاں ہے تم نے
منزل کا کچھ پتا ہے یا اُس کو کھو دیا تم نے
اک اک سے بڑھ کے کیوں ہو یہ حالِ زار سب کا
دَورِ فلک نے کیسے لاکر یہاں ہے پٹکا
چارہ جو ہو سکے گا ہم سے وہ ہم کریں گے
جو روگ ہوگا سب کا اُس کی دَوا کرینگے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

26784 71 95/9

زخمِ جگر پہ پھاہا مرہم کا ہم دھرینگے
جو ہو سکا تمھاری بِپڑا کو ہم ہرینگے

جبکہ اُنھوں نے سر پر اِک مہربان پایا
بس جاں میں جان آئی دم نکلا پھر سے آیا

دھانوں میں خشک اُن کے جیسے پڑا ہو پانی
گویا خدا نے اُن کی غم کی سُنی کہانی

اُن میں سے ایک بولا سنیئے جناب عالی
سب داستاں سنائیں جو آپ بھی ہوں خالی

پنڈت ہی نام میرا سب کچھ میں جانتا ہوں
پر یہ نہیں خبر ہے میں کون ہوں کہاں ہوں

पुस्तकालय

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہیں گھوٹ ڈالی میں نے کُتب جہان سب ہی

اور چھانا اُن کو اِتنا نکلا نہ باقی کچھ بھی

بھینسے و بکرے مُرغے کی بھینٹ بھی چڑھائی

تیرتھ برت کئے ہیں اور راس بھی رچائی

اُن سے نہیں بنا کچھ بلکہ قرار کھویا

اب تک نہ سُکھ سے جاگا نہ چین سے ہوں سویا

میں جانتا تھا پہلے رستہ یہی ہے آسان

جب آیا راستہ پر ہو بیٹھا ہوں ہراسان

وِدّیا کے بَل ہمارے سارے نکل گئے ہیں

وہم و گُمان کے پاؤں بالکل پھسل گئے ہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

عقل و فکر نے میری مجھکو کیا ہے اندھا
اس سے نکالئے اب اور کاٹیے یہ پھندا
پنڈت کے بعد باری اب دوسرے کی آئی
بولا جناب سنئے دیتا ہوں میں دہائی
میں مولوی ہوں نامی روزے نماز اکثر
باقاعدہ کئے ہیں سارے جہاں سے بڑھ کر
لے لے کے نام مولا سب کو ذبح کیا ہے
قربانی کرکے مقتل کو خوں سے رنگ دیا ہے
مارا ہی کافروں کو بس بے دریغ میں نے
اور دینی دشمنی کو کی زیرِ تیغ میں نے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حاجی بھی بن کے آیا محراب بھی بنائی
لیکن نہ دل کی میرے اب تک ہوئی صفائی
اب آپ کچھ بتائیں ہو جس سے دلکو تسکیں
اس نفس بے حیا کو ہے بار بار نفریں
پھر اور ایک بولا ہے بھکشو نام میرا
جو کچھ کہ حکم بدھ تھا اُس پر چلا بہتیرا
ہو کر گیا میں آیا لیکن گیا اور آیا
پیچھے پڑی ہوئی ہے اب تک جناب مایا
من مجھکو مارتا ہے میں اس کو مارتا ہوں
نہ من ہی ہارتا ہے نہ میں ہی ہارتا ہوں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نہ جانے کب سے میری یہ کشمکش ہے جاری

اس دُکھ درد میں میری بُدّھی گئی ہے ماری

وِشیوں سے کھینچ کے میں اس کو اگر لے آؤں

رکھوں میں اس کو کس جا کس پہ اسے ٹِکاؤں

پھر اُن میں چوتھا بولا ہے نام میرا ولیم

ہے باپ میرا اِلیسٹی دادی ہے میری مریم

سب کچھ کیا ہے میں نے انجیل کے مطابق

لیکن دوا نہ آئی کچھ مرض کے موافق

جب قصہ سارا اپنا یہ چاروں کہہ چکے تھے

پوچھا گیا پھر اُن سے باقی جو کچھ رہے تھے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہنے لگے وہ سارے ہم ان کے پیچھے ہیں سب

کہتے رہے یہ جو کچھ کرتے رہے ہیں ہم سب

یہ بھی بھٹک رہے ہیں ہم بھی بھٹک رہے ہیں

ہر ایک دوسرے سے اپنا پٹک رہے ہیں

جب مُردِیا رسانے اُن کی سُنی کہانی

طرزِ بیان اُن کا اور اُن کی ہی زبانی

پھر چارہ گر یہ بولا لو غور سے سُنو تم

جو کچھ کہیں گے اسپرٹ کا کان اب دھرو تم

جیسے خدا نے سب کو ہے ایک سا بنایا

اعضا ہیں سارے یکساں اور ایک سی ہے کایا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ایسے ہی سب کا مذہب بھی ایک سا ہی ہوگا

جانے جو اس کو کوئی کھٹکا نہیں رہے گا

رسم و رواج ملکی بیشک جدا ہیں سب میں

لیکن ہے حق شناسی اور آتش ایک سب میں

شخصی و ذہنی جھگڑا چھوڑو بھلائی لے لو

بس حق اسی کو سمجھو جو سب میں ایک سا ہو

سچ کو نہیں کسی نے ہرگز بُرا بتایا

ایسے ہی پریم رکھنا سب نے ہمیں سکھایا

ہر جا خدا کو مانا پنڈت نے اولیا نے

ہر سمت زیر و بالا ہیں اُسکے ہی ٹھکانے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چوری نستے وِشے کو سب نے بُرا ہے مانا

کرنے کو اُن کے مذہب اِک ڈھونڈا ہے بہانا

بالوں کو کوئی رکھے یا اُن کو صاف کر دے

لیکن نہیں یہ ہوگا رب پاپ معاف کر دے

وہ ظاہری شکل سے ہے راضی نہ خفا ہے

وہ دیکھتا ہے لیکن اندر سے کون کیا ہے

سب میں سچائی کیا ہے اُس بات کو ہی مانو

اُس پر ایمان لاؤ اور اُس کو اصلی جانو

مثلاً خدا ہے سب میں سب اُس سے دل لگاؤ

دھوکا نہ اور کو دو حق کی کمائی کھاؤ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قربانی گر ہے دینی اپنی خودی کو مارو
سچ بولو پورا تولو ہمت کبھی نہ ہارو

دیکھو خدا کو ہر جا حاضر حضور ہر دم
مردم آزاری چھوڑ دو حق کا اڑاؤ پرچم

بھکشو اگر ہو سچے مانگو دعا خدا سے
سب کا بھلا ہو چاہے اپنا نہ ہو بلا سے

اندر ہی اس کو دیکھو من کو وہاں لگاؤ
عاقل بنو گے سچے ابھیاس کو بڑھاؤ

کچھ جانتے ہو بدھ نے نروان کیسے پایا
سدھارتھ نے تھا خود کو کس طور بدھ بنایا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تم بھی اگر بنو گے ایسے ہی سچے تیاگی
سکھ شانتی کے پھر تو تم ہو گے سچے بھاگی
دُنیا کی ہے کہاوت تیاگی کے پیچھے بھاگی
جو اس کے پیچھے بھاگا اُس سے وہ دُور بھاگی

مذہب یا اس کے بانی کا نام لیتے رہنا
کرنا نہ کام کچھ بھی شکلیں بنائے رہنا
یہ جھوٹ ہے دغا ہے دُنیا میں یہ وبا ہے
ایماں خدا پہ لانا بس ایک ہی دوا ہے

ہے قول عیسےٰ مارے کوئی چپت جو تُجھ پہ
رُخ دوسرا بھی کر دو تا دوسرا دے اُس پہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کر سکتے ہو کیا ایسے تم بھی ذرا بتاؤ
گو نام ہے عیسائی عیسے سے ہے لگاؤ
ایسے ہی سارے پیرو بس نام کے ہیں پیچھے
ہر کام میں ہیں سب ہی اک دوسرے سے پیچھے
خدمت تو سچے دل سے خلق خدا کئے جا
اس کے لئے جئے جا اس کے لئے مرے جا
رنج و خوشی سے بالکل تو بے نیاز ہو جا
حکم خدا ہو گا نا تو اس کا ساز ہو جا
سچی یہی عبادت اور یہ ہی بندگی ہے
جن کے ہیں کام ایسے ان کی ہی زندگی ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دو سب کو سچی سِکشا اور راہِ حق دِکھاؤ

اور پریم کرنا سب کو تم پریم سے سکھاؤ

دعویٰ خدائی کرنا بس کفر ہے تو یہ ہے

مذہب کی آڑ لینا بس مکر ہے تو یہ ہے

کتّوں کی چال چھوڑو انسانیت کو سیکھو

سچی بہادری کی تم ذہنیت کو سیکھو

مردِ وفا بنو تم اہلِ جفا کو چھوڑو

حق سے لگاؤ آنکھیں ناحق سے مُنہ کو موڑو

مُلکی لڑائی لڑنا مذہب کا نام لیکر

اور مول لینا جھگڑا مولا کا دام دیکر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حرص و ہوا کے پیچھے دو نو جہاں کو کھونا
مٹّی سے گھر کو بھرنا اور پھینک دینا سونا

رام و رحیم کہنا اور سر اُتار لینا
منکے پہ ہاتھ رکھ کر تنکوں میں آگ دینا

کیا ہے یہی عبادت کیا یہ ہے دھرم و ایماں
اسکے لئے ہی آئے کیا ہو یہاں مہرباں

اوتار یا پیمبر کیا یہ ہی کہہ گئے تھے
کیا اس لئے ہی وہ سب دنیا پہ چھا گئے تھے

کہتے ہو تم کہ آئے تھے گھر سے وہ خدا کے
کیا حکم یہ ہی لائے تھے گھر سے وہ خدا کے

ل مالا کا دانہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ایسا نہیں ہے بھائی ٹک آنکھ تو ملا کے
سوچو کہ رب کہاں ہے دل کو ذرا ٹکا کے

رستہ ہے ایک سب کا اور ایک ہی خدا ہے
ہاں کر بھلا تو سب کا بس اسمیں ہی بھلا ہے

او تشنہ کام بندے کیا تیری زندگی ہے
گر اُنس سے ہے خالی تو بس یہ گندگی ہے

تو جن کی سن رہا ہے وہ ہیں غرض کے بندے
خود غرضیوں سے بالکل وہ ہو رہے ہیں اندھے

بن کے کرشن کنھیا اور راس خود رچانا
تا کہ کوئی کہے تو وہ نام ہے بہانا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رتھو جی کا نام لیکر بھنگ دھواں چڑھانا

کر دیوی جی کو آگے پینا پلانا کھانا

کیا دیوی دیوتا کا یہ ہی ہو کام بھائی

کیا نام کی تھی اُن کے قیمت یہی کمائی

کیوں اندھے ہو رہے ہو ٹک دل کی آنکھ کھولو

جو بولتے ہو پہلے اُس کو ذرا تو تو لو

اُن کو بھی کر رہے ہو بدنام ہو رہے ہو

دونو جہاں میں خود ہی ناکام ہو رہے ہو

اندھے کو اندھا رستہ کیسے بھلا بتا وے

جو خود ہی کھو رہا ہو اور ول کو کیا سجھاوے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جس کی نظر میں دنیا اوّل و آخرت ہے

اور اُسکے بھوگوں سے ہی ان کو موافقت ہے

بس سمجھو اُس کو اندھا اور ہے سدا کا روگی

اور زندگی بھر اس کو سچّی خوشی نہ ہوگی

ایسا ہی ہوگا اُن کی جو پیروی کرے گا

روتا ہی وہ رہے گا جو اُن کی راہ چلے گا

جو اوروں کی بھلائی اپنی بھلائی سمجھے

اور ظلم کو دبانا سچّی کمائی سمجھے

اور جس کی آنکھ حق پر ہردم لگی ہوئی ہو

ناحق سے اس کی دل میں ہر وقت کھٹ پٹی ہو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بس ایک ہی خدا کو وہ دل سے مانتا ہو
سارے جہاں کے بندوں کو بھائی جانتا ہو

سب سے ہی پریم رکھنا اپنا اصول سمجھے
اوتار اس کو سمجھے اس کو رسول سمجھے

مردِ خدا وہی ہے جو حق کی راہ بتا دے
ناحق کی دنیا داری سے دنیا کو بچائے

مذہب ہو پریم اس کا ہو حق سے ہو رشتہ داری
جس میں ہو پریم ست کا ہو اس سے ہو ناطہ داری

جس جاتی میں ہو پیدا اس کی بھلائی چاہے
اور غیر جاتی کا بھی ہرگز نہ دل دکھائے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

برعکس ہو جو اس کے اس کو بھی راہ پہ لاوے

انگلی پکڑ کے اندھوں کو راستہ دکھا دے

اور دین بیکسوں پر جاں کو نثار کر دے

نیچے گرے ہوؤں کو من پر سوار کر دے

حتی الوسع نہ جھگڑے جھگڑے سے خوب جھگڑے

ست کی چٹان سے بس اس من کو خوب رگڑے

جو پریم سے نہ مانے تو نیم سے منا دے

دو نو سے جو نہ مانے اس کو نہ پھر مناوے

بس سچی سیدھی باتیں مانے منائے سب کو

اپنے عمل سے رستہ حق کا دکھائے سب کو

عقل

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جو جان کر نہ سمجھے اس کو خدا ہی سمجھے

اس سے کنارا کرنا اس میں بھلائی سمجھے

آسان ہے جگانا جو سو رہا ہو کوئی

جو جاگتا ہو لیکن اوڑھے کپٹ کی لوئی

اس کا جگانا جانو ہے وقت کا گنوانا

بہتر ہے جتنی جلدی اس سے نجات پانا

بس وقت اس کو آخر بیدار خود کرے گا

یا ایسا سوئے گا وہ پھر اٹھ نہیں سکے گا

جو کرنا ہو کرو تم دیکھو نہ آگے پیچھے

ایسا نہ ہو پڑے پھر پچھتانا تم کو پیچھے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہ سنکے سب نے سرکو اپنے دہیں جھکایا
گویا کہ رستہ اصلی اب سامنے ہے آیا

سب اک زبان ہو کر بولے جناب رہبر
ارشاد جو ہوا ہے ہم سب چلیں گے اُس پر

رستہ یہی ہی سچا ہم اِس پہ سب چلیں گے
سب پریم سے رہیں گے اور حق کی ہم کہینگے

بھولا جو ہوگا رستہ اس کو دکھائیں گے ہم
بھٹکے ہوئے مسافر کو راہ لگائیں گے ہم

دنیا میں سارے بندے جو اس قماش کے ہوں
سب چین سے رہیں پھر دکھ درد انکے رم ہوں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اوروں کی جان لینا پھر اُن کو لُوٹ لینا
بستے ہوے گھروں کو بالکل اُجاڑ دینا
معراج آجکل کی طاقت کی بس یہی ہے
جو اِس کے ہو نہ حق میں پوچھے نہیں کوئی ہو
اب جان لینا بل ہے پہلے تھا بخش دینا
پہلے تھا بھینٹ دینا اب مال لُوٹ لینا
علم و صداقت اب تو دنیا سے اُٹھ گئی ہے
جنگ وجدل کی بستی بستی نئی نئی ہے
اب دیوتا امن کا بھاگا اسی لئے ہے
اور بھُوت خودسری کا جاگا اسی لئے ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جو چاہتے ہو پھر سے آوے گیا امن وہ
پھولا پھلا جو چاہو اجڑا ہوا چمن وہ
تو دل میں اپنے گنگا تم پریم کی بہاؤ
اور غیریت کے بوٹے کو جڑ سے تم ہٹاؤ
جو رکھنا چاہتے ہو دائم قرار دل سے
اور رنج و غم کا لشکر ہووے فرار دل سے
جو چاہتے ہو پھر سے قائم اماں ہو یاں پر
بادل کرم کا برسے جلتے ہوئے جہاں پر
مذہب کا بھانڈہ پھوڑو جام جدائی توڑو
پی لو شرابِ وحدت مولا سے ناطہ جوڑو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تیرتھ و حج و مذہب ملّت بھی بس یہی ہے
اور سورگ ہے تو یہ ہے جنّت بھی بس یہی ہے
معنی ہے سُورگ کے ہی یکرنگ ہونا سب کا
دِل ایک جیسا سب کا اِک ڈھنگ ہونا سب کا
سارا جہاں خدا کا خلقت سبھی ہے اُسی کی
اس کو مٹائے رکھے طاقت ہے بس اُسی کی
فرعون اور راون اپنی سی کر گئے سب
ساون کے ندی نالے چڑھ کے اُتر گئے سب
رکھے یا جان لیوے مولا کے ہاتھ میں ہے
راضی رضا پہ رہنا بندے کے ہاتھ میں ہے

نوٹ :- سُو - اپنا - ورگ - رنگ یا ذات - یعنی ہم رنگ یا ہم ذات

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اوقات اپنی اس کو کچھ یاد جب رہے گی
سکھ چین سے یہ دنیا آباد تب رہے گی

بندہ کبھی بھی اپنی اوقات کو نہ بھولے
طاقت ہے سب خدا کی اس پر کبھی نہ بھولے

جو بات کو نہ مانے کھائے گا لات اک دن
چلتا ہے جو اکڑ کر ٹھوکر لگے گی اک دن

جہل و خودی ہو جس میں حیوان اس کو سمجھو
ہو علم و حلم جس میں انسان اس کو سمجھو

جس میں کہ اکڑ فوں ہے حیوان بس وہی ہے
جو اُلفت سے بھرا ہے انسان بس وہی ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جو زیرِ نفس کے ہے حیوان اُس کو جانو
جس کے ہو نفس تابع انسان اس کو مانو

ہر اک پہ مہرباں ہو رب مہربان ہوگا
رب مہربان ہوگا جگ مہربان ہوگا

اصلی بڑائی یہ ہو ہاں گر توں کو اُٹھانا
اصلی بھلائی ہے یہ ہے کس کے کام آنا

تخمِ خودی ہے موجد بربادیٔ جہاں کا
ہے پریم ایک نسخہ آبادیٔ جہاں کا

حرص و ہوس کے بندے کب پھولے اور پھلے ہیں
چڑھ چڑھ کے آسماں پر مٹی میں وہ ملے ہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تخمِ حسد و کینہ برباد گر نہ ہو گا
رنج و الم سے عالم آزاد پھر نہ ہو گا

ظالم کو ڈنڈ دینا یہ بھی بہادری ہے
پر اُس سے ظلم کھونا اصلی بہادری ہے

ہے ظلم اور ظالم کے بیچ کا جو پردہ
ہے اُس کو پھاڑ دینا اصلی خدا کا سجدہ

بندے خدا کے بنکر بندوں کا جی جلانا
یہ جی جلانا کیا ہے مولا کا گھر جلانا

دِل ہی خدا کا گھر ہے سب اس کو جانتے ہیں
جو رب کو ملنا چاہیں بس اس کو مانتے ہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پرتو ہی جس کے دل میں رب کے ظہور کا ہو
کیونکر خیال اُس کا جھگڑے فطور کا ہو

دیکھے گا ہر جگہ ہی حاضر حضور وہ تو
جگ ہے خودی کی سیاہی ہے رب کا نور وہ تو

ہر ذرہ میں رہا ہے پھر بیر کس سے رکھے
بہتر ہے سینہ زوری گر نفس سے ہو اپنے

گر بندے کو نہ ہووے بندے سے دل میں کینہ
تو خاتم جہاں کا سمجھو اُسے نگینہ

وعدہ کا پورا کرنا پابندِ وقت ہونا
اِس سرزمیں سے دونو اب ہو گئے ہیں سونا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جس دیش اور جاتی کا ہووے ایسا خاکہ

ہاں کیوں نہ پھر اُڑے گا دُنیا میں اُس کا خاکہ

بس نام کی ہی خاطر ہوتی ہے سینہ زوری

جب کام آپڑے کچھ بن جاتے ہیں وہ لوٹری

اپنے سے خود ہی اپنا جب اعتبار اُٹھے

تم ہی بتاؤ اُس کو آئے قرار کیسے

کینہ کی مکر کی ہو چنگاری جسکے دل میں

بس سمجھو آگ کی ہے انگاری اس کے دل میں

چاہو جو بہتری ہو خود غرضی بھول جاؤ

بھاتی جو ہو بھلائی بھائی کے کام آؤ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُس کا گرے پسینہ تم اپنا خوں گراؤ

عِوضانہ اِس کا ہرگز کچھ دل میں کبھی نہ چاہو

اوروں کے کام آؤ خودغرضیوں کو چھوڑو

بس فرض کو نبھاؤ اور پھل سے مُنہ کو موڑو

جو پھل پہ آنکھ رکھ کر کچھ کام کر رہا ہے

ایمان کو وہ گویا بدنام کر رہا ہے

بس فرض سمجھو اپنا اور کام سب کرو تم

پھل اچھا یا بُرا ہو پرواہ مت کرو تم

مالک پہ ہو بھروسہ بندوں سے ہو مُحبّت

انساں ہونے کی عِزّت دل میں ہو سچّی ہِمّت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جس کی ہو ایسی عادت جس کی ہو ایسی خصلت
جس جا ہوں ایسے بندے اصلی وہی ہے جنّت

کیسے فروغ پائے یہ بے فروغ دُنیا
کیونکہ فروغ پر ہے اہلِ دروغ دُنیا

جو بندہ سچے دل سے بندہ نواز ہو گا
وہ حق کے روبرو بھی پھر سرفراز ہو گا

دُنیا میں اُس کا ہو گا ہر جا ہی بول بالا
اور دین میں بھی اُس کو جے کی ملیگی مالا

جو نام دین کا لے کرتا ہے اُلٹو سیدھا
کھانا پڑے گا اُس کو پھر لید کا ملیدا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گر چھوڑ گئے ہیں سو دِن اک سادھ کا بھی ہوگا
جو آج کے ہیں سو دِن اک بعد کا بھی ہوگا

ہونا ہے سُرخرو گر دونو جہاں میں تم نے
تو سچّے دل سے حق کی راہ پر چلو خوشی سے

ہووے کوئی شہنشاہ بندہ ہو یا رعایا
جس نے خودی کو چھوڑا اُس نے خدا کو پایا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شاہدہ

جگ میں دو دن کی گذران

نہ یہ تیرا نہ ہو میرا　　دونوں ہیں مہمان
جو کچھ درشٹی گوچر ہو یاں　　یا کو نِتھر مت مان
جگ میں امرت ایک پربھو ہے　　شیش ہو وِش کی کھان
ستیہ پریم بن نظر نہ آوے　　گھٹ میں ہو بھگوان
جو تو ہر کو پانا چاہے　　تھیا موہ کر دان
جب لگ سوارتھ پرائن پاتی　　شرُت اگیہ سمان
شاہنشاہ جگ میں پربھو ایسے
جِم کایا میں پران

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مشاہدہ

جا گھٹ ناہیں پربھو کو دھیان
وا گھٹ کو مرگھٹ سم جانو۔ جنم کایا بن پران
جا تیا بن ستیہ پریم جنم = سُور بن جیسے گان
دھرم کرم بن دیا ہو جیسے = دھن ہو جنم بن مان
سرِتا تال باری بن جیسے بستی بن اُودیان
بنجریہ بن جنم مکتی سکھ = وپتی بن سنتان
من وش ہوئے بنا شاہنشاہ = نکمّا ہو جنم بن گیان

---

۱ قیمت ۲ جیسے ۳ گنا ۴ ندی ۵ تالاب ۶ پانی
۷ باغیچہ ۸ مرد عورت کا جوڑا ۹ غریب آدمی۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مشاہدہ

دنیا سے اہلِ وفا جاتے رہے — بے ریا حق آشنا جاتے رہے
اب تو ہیں بد باطنوں کو ہی فروغ — نیک دل اہلِ صفا جاتے رہے
اب جدھر دیکھو دغا ہے یا جفا — پارسا مردِ خدا جاتے رہے
دور دورہ بیحیائی کا ہے اب — صلح کُل اور باحیا جاتے رہے
اب جسے دیکھو وہی خود غرض ہے — بے غرض مدد آشنا جاتے رہے
اہلِ جہل و بزدلی کا دور ہے — اہلِ دل اہلِ رسا جاتے رہے

جو فروشی ہوتی ہے گندم نما
اب شہنشاہ حق نما جاتے رہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مشاہدہ

ہم سُنتے ہی رہتے ہیں سدا تیری کہانی
کبھی اِس کی زبانی تو کبھی اُس کی زبانی

پوچھے ہو ہمیں کون جو مضمون نہ ہو تیرا
ہے تیری کہانی ہی میرا رازِ نہانی

پوچھے ہیں ہمیں لوگ کہ ہم کون ہیں کیا ہیں
دل کھول دکھا دیتے ہیں، ہم تیری نشانی

ہو خود سے جدائی تو ہو پھر تجھ سے رسائی
دو پُرزے ہیں اِس کل کے مگر ایک کمانی

چھوڑے جو خودی کو کوئی خدا پائے وہ بیشک
سب جانتے ہیں ڈھال پہ خود بہتا ہو پانی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دنیا میں اُدھار ہوتا ہے اور ٹھیکہ ہو جائز

ہوتا ہے یہاں کام مگر نقد و آمانی

کیا فائدہ رونے سے رِدلا پہلے کہاں تھا

سمجھایا تجھے لاکھ مگر ایک نہ مانی.

ٹیکا جو ذرہ بھر بھی پھر اٹکا نہ کہیں بھی

پانی کی طرح ہوتی ہو بس دل کی روانی

جو مانگنا ہو حق سے فقط حق سے حق کو مانگ.

دنیا کی ہر اک چیز تو بس ہوتی ہے فانی

دو چار دن ہی رہنا شہنشاہ ہو جہاں میں

دو ر طفلی کے دو ضعف کے دو دن کی جوانی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(شفا)

دل میں خوشی کا دریا ہے موجزن ہمارے
گو گھر نہیں ہو کوئی سارے وطن ہمارے

دنیا کی سیرگاہیں ہیں سب ہماری اپنی
ہیں باغ سب ہمارے سارے چمن ہمارے

سب ہم میں مل رہے ہیں ہم سب میں مل رہے ہیں
اہلِ وطن ہمارے اور بے وطن ہمارے

ہو من پہ اپنا قابو اور تن پہ اپنا سکّہ
ہیں مال سب ہمارے سارے ہیں دھن ہمارے

ہو دل مشیر اپنا ہم دل کے بادشاہ ہیں
ہیں عقل و فکر و اعضا سب کارکن ہمارے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سب ہم میں بس رہے ہیں ہم سب میں بس رہے ہیں

نار و خلا و خاک و پانی پون ہمارے

ہیں مردِ حال ہم ہی اور اہلِ قال بھی ہم

سب گیت گا رہے ہیں اہلِ سخن ہمارے

رہتے ہیں گو برہنہ لیکن لباس و زیور

قدرت کے بیش قیمت ہیں زیبِ تن ہمارے

ہیں بے نیاز سب سے سب سے نیاز اپنا

ہیں زنک اور شہنشاہ سارے رکھی ہمارے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہے پربھو

جس بشر کے سر پہ تیرا ہاتھ ہے
دنیا بھر کی برکت اس کے ساتھ ہے
کام پورے سارے اس کے ہو گئے
جگ میں اس کے وارے نیارے ہو گئے
خاک کو چھوئے اگر وہ زر بنے
سیپ کو چھو جائے تو گوہر بنے
دیکھنے کو گو وہ ریزۂ خاک ہے
دراصل وہ نور صد افلاک ہے
رُتبہ اس کا بڑھ گیا افلاک سے
بن گیا الماس مشتِ خاک سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس کا دل بے لوث یکسر ہو گیا

پاک وہ بیچ سے بڑھ کر ہو گیا

اس کے آگے گاؤ ہے شیر ببر

دنیا کی نفرت و رغبت ہے صفر

پیر پیغمبر ہیں اس کے داد خواہ

لعل پتھر ہو اگر کر دے نگاہ

دین و دنیا پاتے ہیں اس سے امال

داتا ہو وہ ۔ بینوا سارا جہاں

زندگی اس کی فقط ہے بندگی

دنیا کی خواہش کو ہے شرمندگی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس کا ملنا حق کا ملنا ہے فقط

اُس سے بچھڑنا حق سے بچھڑنا ہے فقط

دیکھنا اس کا ہے بس دیدار رب

بولنا اس کا ہو بس گفتار رب

دھن کی دنیا کی وہ معیار ہے

یار مولا ہے وہ جس کا یار ہے

بیڑا اُس کے ملنے سے بس پار ہو

جیت بھی کھاتی یہاں پر ہار ہے

کام اُس کے سارے ہیں بہرِ خدا

ڈھنگ اس کا دنیا سے بس ہے جدا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُس نے سب کچھ پا لیا کھو یا ہوا
بیج اس کا لایا پھل بو یا ہوا

اُس سے ہمت بڑھ گئی عشاق کی
مشق چلتی ہو گئی مشتاق کی

زہد و تقوے بازیاں لینے لگے
سب دعائیں ماہیاں دینے لگے

رنک ہوتے وہ شہنشاہ ہے سدا
بادشاہ بھی اس کے آگے ہے گدا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۱۶۸)

دلبر سے جو ملنا ہے دلدار بنے رہنا

سہنے کو ہر اک آفت تیار بنے رہنا

جل جائے لاکھ گھر بھی جل جائے اُسپاٹل بھی

کٹ جائے گرچہ سر بھی سردار بنے رہنا

دنیا کہے گی پاگل مکّار بھی کہے گی

دیوانے رہنا پھنکار بنے رہنا

سکھ دُکھ گو آویں راہ میں اور ہوئے اونچا نیچا

لیکن دِوں دِل تم ہموار بنے رہنا

اندر سے ملے رہنا باہر سے رہنا طالب

سرکار بنے رہنا بے کار بنے رہنا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دِل سے شہنشاہ رہنا باہر سے رنک رہنا

اِس پار نبے رہنا اُس پار جنے رہنا

دنیا کی موجودہ اسپرٹ

زہے قسمت کہ اب اُن تک رسائی ہونیوالی ہے

تپ ہجراں کے غم سے اب رہائی ہونیوالی ہے

ہوئے ناپید پیدا اور نہاں تھے جو ہوے ظاہر

اب حق سے میل ناحق سے جدائی ہونیوالی ہے

جو جور و ظلم سہتے تھے سدا ہی غیر کے ہاتھوں

زمانہ میں انھیں کی اب رہائی ہونیوالی ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سدا جو بھوکے مرتے تھے یا غم کھا کھا کے رہتے تھے

اب اُن کے ہاتھ میں سب کی کِھلائی ہونیوالی ہے

شہنشاہ زنک کا اب بھید بالکل اٹھنے والا ہے

کوئی اب دوسری پیدا خدائی ہونے والی ہے

حق کی حقیقت

باعثِ راحت رہا ہم کو ہمیشہ تیرا غم

دنیا کی عشرت بڑھی جتنی بڑھا رنج والم

جتنی آسایش بڑھی دنیا کی۔ ہمت گھٹ گئی

جتنے دُکھ پائے تیری راہ میں ہوئے ہیں تازہ دم

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خواہشیں جتنی بڑہیں اتنے ہوے ہم تجھ سے دُور
جتنے خواہش سے ہٹے اتنا بڑہا تیرا کرم

خاک دنیا بھر کی چھانے مل نہیں سکتا کبھی
قبل وقت و بیش قسمت حبہ بھر نان و درم

اے شہنشاہ ادلے کا بدلہ کبھی رُکتا نہیں
کر بھلا ہوگا بھلا کر ظلم ہو ظلم و ستم

اسکے آگے فارسی اشعار ہیں۔ کچھ تھی بھی
دیئے گئے ہین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۱۰۵)

غافلا! از خوابِ دنیا در گذر بیدار باش
جاہلا! از وہمِ عقبیٰ در گذر ہشیار باش

ترک کن ایں کفرِ خودداری و بغض و حرص و کیں
در گذر از دین دنیا جانِ من دیندار باش

گرچہ مے خواہی کہ بودی مالکِ کون و مکاں
دعوئ دُنیا مکن و بندۂ رگردار باش

گرچہ خواہی تندرستی در جہاں اے نیم جاں
در گذر از فکرِ تن در عشق اُو بیمار باش

گر چہ مے خواہی کہ از غم دُور باشی اے پسر
از تکبر در گذر اے نوجواں غمخوار باش

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گرچہ مے خواہی کہ باشی در جہاں اقبال مند

درگذر از مال و زر اے بوالہوس نادار باش

گرچہ خواہی دوست در دنیا گذر از دوستاں

جامِ وحدت نوش کن در ایں نشہ سرشار باش

گر تو مے خواہی کہ سرداری کنی بر دو جہاں

دور کن سر از تنِ وہمی و تو سردار باش

اے شہنشاہ دور کن ایں کارِ ملک و سلطنت

درگذر از کاروبار اے پادشاہ بیکار باش

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(اشفاق)

در دلم اکنوں جمالِ یار ہست
ہر نظارہ ما سوا بیکار ہست

ہرچہ گوئی ناصحا دانم ولے
جز خیالِ یار ہر شے بار ہست

وہم زلفِ آں پری رُخسارِ ما
درمیانِ ما و دُنیا مار ہست

گر نہ دیدم آں صنم را در چمن
ہر ثمر ہر برگ ہر گلُ خار ہست

راز سر بستہ بہ می شد آشکار
در دو عالم یار گلُ جز خار ہست

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

من نہ بستم دلربا را در خیال
بلکہ اُو را بستہ گردد یار ہست
اے شہنشاہ تو چہ طلبی ماسوا
ہر کجا بینی ہمہ دلدار ہست

(تسکین)

غم مخور گر تو نئی شاہ و وزیر
غم مخور گر تو نئی خان و امیر
غم مخور گر تو نئی عالی تبار
عالم و عاقل و اعلےٰ دستکار

पुस्तकालय
गुरुकुल कांगड़ी

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

غم مخور گر تو نہ داری دوستدار
وقت آخر رفتنی ست یک در شمار
غم مخور گر لقمۂ تر تو نہ خورد
لقمۂ اعلیٰ ست غم اے ذی شعار
غم مخور گر تو نہ داری حکم و زور
رفت دارا آخرش در حالِ زار
جز خدا ہرگز مجو بہر خدا
ما سوا ہر شے ست فانی ہوشیار
اے شہنشاہ دِل بہ دلبر را بدہ
تا غم دِلبر زِ تو باشد قرار

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(مشاہدہ)

ترکِ دنیا کردن ست کارِ دِگر
ترکِ خواہش دُنیا را کارِ دِگر

ترکِ دُنیا کردن و اندر غرُور
شکل مومن شُد مگر کارِ دِگر

دُنیا داری در دل و ظاہر نماز
شیخا چہ! نوُر دِگر نارِ دِگر

مردِ کامل شد دگر از دو جہاں
ایں چمن را گلُ دِگر خارِ دِگر

ہر کرا در دِل شود اوُ را نزول
آں بشر را از جہاں کارِ دِگر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہر کہ مولا را بچشمِ دِل بدید
نیست آں را جُز خدا کارِ دِگر

اے شہنشاہ ہر کہ کردد حرص ترک
آں دِگر اُو را زِ بس کارِ دگر

(مشاہدہ)

گاہ ماہ بودیم پیر د اولیا
گاہ شاہ بودیم ما گر بینوا

گر خورم ہر روز و شب سیخ و کباب
گاہ برگِ سبز دیدم در حساب

گر بشکلِ شیخ کعبہ رفتہ ایم
گہ برہمن ساں بہ بتخانہ بدیم

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گاه من مومن شدم گہ علّتی

گاه من کافر شدم گہ ملّتی

گہ خرابی مے کنم گہ بندگی

گاه مرده ایم گہ در زندگی

گاه مانوشیم باده بیحساب

گاه مارا بار شد عرقِ گلاب

گاه مستیم گہ برجستہ ایم

نو بنو بودیم ما گہ خستہ ایم

گاه قطره ایم گہ بحرِ عمیق

سنگ سان بودیم گہ ماده رقیق

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گہ شمع بودیم گہ پروانہ ایم
گہ یگانہ ایم گہ بیگانہ ایم

ہر جزا و ہر سزا خود کردہ است
ہر قضا و قدر خود آوردہ است

اے شہنشاہ داں جہاں خود ساختہ
صبح جامۂ وہم و گماں خود باختہ

(مشاہدہ)

دین و دُنیا مظہر رحمان ہست
کفر لیکن در میاں شیطان ہست

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کفر کردن خامیِ انسان ہست

ورنہ آں خود صورتِ رحمان ہست

ہر کہ کردد عشقِ مولا را قبول

آں بشر بر دو جہاں سلطان ہست

ہر کہ دارد عشقِ مولا را فقط

مولا آنرا ملک و مال و جان ہست

شخصے کہ دارد بس ایں دنیا معیار

جان گو دارد مگر بیجان ہست

جاوداں خود را بگیرد ہر بشر

گو کہ اینجا چند دن مہمان ہست

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

"

شخصے کہ خواہد بدِل تسکینِ قلب
قُربِ اہلِ دِل فقط درمان ہست
طالبِ مطلوب دو ہرگز مگو
در اصل دو قالب و یکجان ہست
اے شہنشاہ ہر کہ زیرِ نفس است
جانور در صورتِ انسان ہست

(مشاہدہ)

منقطع کردیم رشتہ قصہ از جہاں
ہاتف است اکنوں بسوئے اُورَوا ل

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بحر بے پایاں ہست قطرہ در نظر

ہر دو عالم ہست در ذرّہ نہاں

دنیوی ہر گلُ دہد بوئے فنا

ہر کہ داند راز ایں شد جاوداں

ہر کہ داند خود را او داند خدا

منعکس است در دلے ہر دو جہاں

چند دن ایں گرمی بازار ہست

آخرش ایں کارواں خواہد رواں

اے شہنشاہ قبل گفتن ہوشیار

ہست قولِ گشتہ ناوک از کماں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(مشاہدہ)

ما غیر خدا ہیچ دگر یار نہ داریم
جز یادِ خدا ہیچ دگر کار نہ داریم

ما شستہ ایم دست طلبِ راحتِ دنیا
از درد و الم راہِ خدا عار نہ داریم

بودیم سبک دوشِ غمِ دنیا و عقبےٰ
در راہِ خدا بارِ جہاں بار نہ داریم

ما طنطنۂ یار شنیدیم درون دل
غیر از رگِ تنم دگر تار نہ داریم

ما خود شدیم بوئے گلِ بوستانِ یار
جز سرد و گرم دنیا دگر خار نہ داریم

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

هستیم تماشائی و هر چیز تماشا

داریم ما نه دل و هم دلدار نه داریم

کردیم ختم خواهش و بودیم شهنشاه

ما کار نه داریم هم بیگار[1] نه داریم

(اشغال)

ما خدا داریم ما را نا خدا در کار نیست

آشنا هستیم خود را آشنا در کار نیست

ما غذائے غم خوریم و نوش کردند آشتی

ذرّه ذرّه خانه شد دولت سرا در کار نیست

---

[1] طریقت [2] شریعت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جان و دل بے لوث گردند ہر مرض عشقا بشد
ہر نفس تازہ شد دار الشفا در کار نیست

عاشقی برخیز و از دل دور شد نوحہ گری
دلربا دیدم ترا دلربا در کار نیست

گوشۂ تنہائی کعبہ نیز تن بتخانہ شد
دل شود میخانہ اکنوں میکدہ در کار نیست

مشتہائے یار پرستند از جگر و دلیم
تشنگی بیں بشد او را خدا در کار نیست

خود فراموشیست پیدا خدا دانی و بس
ہر کجا کردیم شاہنشاہ ہما در کار نیست

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(شفا)

خوشا وقتے کہ یارم در کنار است
خوشا وقتے خیالِ غیر بار است

خوشا وقتے کہ اکنوں وصلِ یار است
خوشا وقتے کنوں فصلِ بہار است

خوشا وقتے تمنا کشتہ باشد
خوشا وقتے کہ غم گم گشتہ باشد

خوشا وقتے گلِ عشقم شگفتہ
خوشا وقتے بروں رازِ نہفتہ

خوشا وقتے شرابِ وصل نوشم
خوشا وقتے کبابِ ہجر خوردم

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خوشا وقتے کہ ختم است دورِ ہجراں
خوشا وقتے کہ مہرِ وصل تاباں

خوشا وقتے کہ کامِ من بر آمد
خوشا وقتے کنارم یار آمد

خوشا وقتے شُدم واصل بجاناں
خوشا وقتے کہ نوشم آبِ حیواں

خوشا وقتے من آنرا او منم شُد
خوشا وقتے کہ سینہ چاک غم شُد

خوشا وقتے خودی از خود بروں شُد
خوشا وقتے خدا بیروں دروں شُد

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خوشا وقتے کہ رازست آشکارا

خوشا وقتے عیاں شد استعارا

خوشا وقتے کہ حاصل شد دفینہ

خوشا وقتے کنار اکنوں سفینہ

خوشا وقتے رہا شد دل ز غم

خوشا وقتے کہ دور عیش پیہم

خوشا وقتے کہ تا شم در گمانم

خوشا وقتے فنا لاشیں نمانم

خوشا وقتے کہ بر خود فتح یابم

خوشا وقتے کہ خود بحرم حبابم

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خوشا وقتے کہ ہر سو شادمانی

خوشا وقتے کہ حاصل کامرانی

خوشا وقتے کہ ساقی ارغوانی

مرا اُو داد جامِ جاودانی

خوشا وقتے کہ باشد رنج کافور

خوشا وقتے کہ دل از لطف معمور

خوشا وقتے نگارم در کنارے

کہ بر سینہ عدو افتاد مارے

خوشا وقتے کنوں چیزے نہ خواہم

خوشا وقتے دل و دلدار باہم

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خوشا وقتے کہ ثمرِ عشق خوردم

خوشا وقتے کہ خود را او سپردم

خوشا وقتے کہ دارم کیف دائم

خوشا وقتے کہ دل قائم بدائم

خوشا وقتے کہ دل دار الشفا شد

خوشا وقتے کہ بیماری دوا شد

خوشا وقتے جفا او را وفا شد

خوشا وقتے فنا ما را بقا شد

خوشا وقتے بدستِ او دلم داد

خوشا وقتے کہ باشد شاد ناشاد

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خوشا وقتے چشیدم چاشنیِ الفت چاشنی
کہ دریا بُرد کردم لاشِ کلفت

خوشا وقتے کہ شُد روشن ضمیرم
خوشا وقتے انانیت اسیرم

خوشا وقتے غمِ فردا نہ دانم
خوشا وقتے کہ من آنم کہ دانم

خوشا وقتے ہمہ از او ست دیدم
کہ بانگِ آں صنم در دِل شُنیدم

خوشا وقتے شُنیدہ را بدیدم
خوشا وقتے کہ بامِ حق برمیدم

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خوشا وقتے دلم بے مُدعا شُد
کرم بر حالِ من آں کبریا شُد

خوشا وقتے بریدہ مُرغِ شکوہ
خوشا وقتے بُریدہ نخلِ فتنہ

خوشا وقتے فرو باطل پرستی
نہ ہست اینجا بجز مستی الستی

خوشا وقتے دراُو بار یابی
کہ در جنگِ محبت فتحیابی

خوشا وقتے عیاں دیدم خدا را
خوشا وقتے بعقبا دیدم فنا را

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خوشا وقتے غمِ ساقی نہ دارم
کہ ہمدم یارِ لاثانی کنارم

خوشا وقتے کہ مطرب خوش گلوے
سرائد نغمۂ حق رُو بروے

خوشا وقتے نہ باشد فکرِ غیرے
خوشا وقتے نہ باشد ذکرِ غیرے

خوشا وقتے امیرم از امیرے
خوشا وقتے فقیرم از فقیرے

خوشا وقتے صغیرم از صغیرے
خوشا وقتے کبیرم از کبیرے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خوشا وقتے کہ خود را خود اسیرم
خوشا وقتے کہ خود را دست گیرم

خوشا وقتے کہ عقلم عقلِ کُل شد
خوشا وقتے چراغِ جہل گُل شد

خوشا وقتے کہ دشمن دوست گردد
خوشا وقتے عدو روپوش گردد

خوشا وقتے رقیبم شُد حبیبم
خوشا وقتے مریضم شُد طبیبم

خوشا وقتے تمنا شُد تمنا
خوشا وقتے کہ خواہش گشت عنقا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خوشا وقتے کہ قلب ما منوّر
خوشا وقتے کہ عشقا شد تجیر

خوشا وقتے کہ مطلب ہا رسیدم
نہالِ خواہشم یکسر بریدم

خوشا وقتے بریدہ طائرِ غم
منوّر گشت مارا چشمِ پُر نم

خوشا وقتے کنول دیدہ شُنیدہ
نمایاں گشتنش صفتِ حمیدہ

خوشا وقتے سمندِ نازِ جاناں
کہ آمد در کمندِ لطفِ ایشاں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خوشا وقتے کہ ساکن شد تخیل
خوشا وقتے کہ دل باشد مُدلّل

خوشا وقتے ہوائے دید مردہ
خوشا وقتے کہ دُور اُفتاد پردہ

خوشا وقتے فقیرے شُد خدا ایم
خوشا وقتے اسیری زیر پایم

خوشا وقتے جوانی در ضعیفی
کہ دیدم زور و طاقت در نحیفی

خوشا وقتے کہ تازہ شد روانی
خوشا وقتے کہ واپس شد جوانی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خوشا وقتے کہ دنیا شد اسیرم
خوشا وقتے کہ پیرم دستگیرم

خوشا وقتے کہ حاصل راز عرفاں
خوشا وقتے کہ نفس است پا بجولاں

خوشا وقتے کہ حاصل دعا شد
خوشا وقتے شہنشاہ بینوا شد

رباعی

زندگی پا کے بھی زنداں سے نہ نکلا جو بشر
حیف ہر حیف پہ مرجاتا ہے اس کا بہتر
زندگی پائی ہے کیوں حق سے بتا شاہنشاہ
اس لئے تا کہ رہے زندہ کبھی جائے نہ مر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مشاہدہ

غم مخور گر تو نہ ای شاہ و وزیر — غم مخور گر تو نہ ای خان و امیر

اس بات کا فکر مت کر کہ تو بادشاہ یا وزیر نہیں ہے اور نہ اس بات کا فکر کر کہ تو بڑے رتبہ والا یا دھن والا نہیں ہے۔

غم مخور گر تو نہ ای عالی تبار — عالم و عاقل و اعلیٰ دستکار

اس بات کا فکر مت کر کہ تو اونچے درجے پر نہیں ہے یا عالم و عاقل و اعلیٰ دستکار نہیں ہے

غم مخور گر تو نہ داری دوست دار — وقتِ آخر دشمن و دوست یک شمار

اس بات کا فکر مت کر کہ تیرا کوئی دوست نہیں ہے کیونکہ آخر وقت دونوں (یعنی دوست رکھنے اور نہ رکھنے والے) کا شمار یکساں ہو جاتا ہے۔

غم مخور گر لقمۂ تر تو نہ خورد — لقمۂ اعلیٰ ہست غم اے ذی شعار

تو اس لیے غمگین نہ ہو کہ تجھے چکنی چپڑی نہیں ملتی۔ اے سمجھدار، غم ہی سب سے اچھا کھانا ہے۔

غم مخور گر تو نہ داری حکم و زور — رفت دارا آخر شب در حالِ زار

اس بات کا فکر مت کر کہ تیرا حکم اور زور نہیں چلتا۔ آخر میں دارا جیسا بڑا بادشاہ بھی رو رو کر اور پریشان ہی مرا تھا۔

جز خدا ہرگز مجو بہر خدا — ما سوا ہر شے ہست فانی ہوشیار

خبردار سوائے خدا کے اور کچھ مت ڈھونڈھ کیونکہ دنیا کی ساری چیزیں فانی ہیں۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اے شہنشاہ دل بہ دلبر را بدہ
تا غمِ دلبر ز تو باشد فرار

اے شہنشاہ دل دلبر کو دیدے۔ تاکہ دلبر کا غم (جدائی کا) تجھ سے دور ہو جائے۔

مشاہدہ

ترکِ دنیا کردن است کارِ دگر
ترکِ خواہش دنیا را کارِ دگر

دنیا ترک کرنا اور بات ہے اور دنیاوی خواہشات کا ترک (تیاگ) دوسری بات ہے۔

ترکِ دنیا کردن واندہ فردر
شکلِ مومن شد مگر کارِ دگر

دنیا تو ترک کرے اور اندر زہر دور رکھے تو وہ ایسا ہے گو شکلِ مومناں ہو کر توت کا فراں

دنیا داری در دل و ظاہر نماز
شیخا چہ! نور دیگر نارِ دگر

دل تو دنیاوی باتوں میں پھنسا رہے اور ظاہرہ نمازی ہے۔ اے شیخ جی تم دیکھتے ہیں اور ہوا اور اندر سے اور۔ ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور۔ آگ کہیں اور روشنی کہیں!

مردِ کامل شدہ دیگر از دو جہاں
ایں چمن را گل دگر خارِ دگر

کامل انسان دونوں جہانوں سے مختلف ہوتا ہے یعنی دنیا جسے دکھ سمجھتی ہے اس کو وہ سکھ اور دنیا کے سکھ کو وہ دکھ سمجھتا ہے۔ اس باغ کے پھول اور کانٹے نرالے ہیں۔

ہر کہ را در دل شود اورا نزول
آں بشر را از جہاں کارِ دگر

جس کے دل میں خدا کا جلوہ ظہور پذیر ہوتا ہے اس شخص کا طرزِ عمل دوسرے لوگوں سے جدا ہوتا ہے

ہر کہ مولا را بچشم دل بدید
نیست آں را جز خدا کارِ دگر

جس شخص نے خدا کو دل کی آنکھوں سے دیکھ لیا اس کو خدا کے سوائے اور کوئی کام نہیں رہتا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اے شہنشاہ ہر کہ کرد حرص تنگ — آں دگر او را زبس کار دگر

اے شہنشاہ جس نے حرص کو قابو کر لیا وہ اور ہو جاتا ہے اور اس کے کام بھی اور ہوتے ہیں

مشاہدہ

دین و دنیا مظہر رحمان ہست — کفر لیکن درمیاں شیطان ہست

دونوں جہان میں (دین اور دنیا میں) خدا کا ہی جلوہ ہے لیکن خودی بیچ میں ایک پردہ یا شیطان ہے۔

کفر کردن خامی انسان ہست — ورنہ آں خود صورت رحمان ہست

غرور (فرعونیت) ہی انسان کی کمزوری ہے۔ ورنہ انسان خود خدا کی صورت ہے۔

ہر کہ کرد عشق مولا را قبول — آں شہ ہر دو جہان سلطان ہست

جس کے دل میں ایک پرماتما کا ہی پریم ہے وہ دونوں جہان کا بادشاہ ہے۔

ہر کہ کرد فکر مولا را فقط — مولا آں را مثال جان ہست

جو انسان صرف پرماتما کی ہی چنتا رکھتا ہے اس کا مالک جان و مال سب خدا کا ہے

شخصے کہ دارد پس پا دنیا معیار — جان آں گرداند گوہر جان ہست

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

جو شخص پا معیار (منزل مقصود) اسی دنیا کو ہی سمجھتا ہے اس کا [illegible] مرے [illegible] خدا

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جاودان خود را مگیر در ہر نفس — گو کہ اینجا چند دن مہمان است

ہر شخص اپنے کو لافانی سمجھتا ہو حالانکہ یہاں چند دن کا ہی مہمان ہے۔

شخصے کہ خواہد دل تسکین قلب — قرب اہل دل فقط درمان است

جو شخص سچی تسلی یا چین دل سے چاہتا ہو مہاتماؤں کا ست سنگ ہی اس کا علاج ہے

لب مطلب بشنو ہر گز مگو — در آں دو قالب یک جان است

بھگت اور بھگوان کو دو مت سمجھو یا بھگتی اور گیان یا سانکھیہ اور یوگ (؟) دراصل

وہ ایک جان دو قالب ہیں۔

شہنشاہ ہر کہ زیر نفس است — جانور در صورت انسان است

اے شہنشاہ جو شخص جسمانی خواہشات کے بس میں ہے وہ انسان کی شکل میں حیوان

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مشاہدہ

گاہ ما بودیم پیر و اولیا — گاہ شاہ بودیم و گہ بینوا

کبھی ہم بڑے پیر پیغمبر اولیا ہوتے ہیں اور کبھی بادشاہ اور کسی وقت فقیر۔

گہ خوردیم ہر روز شب تیغ و کباب — گاہ برگ سبز دیدیم در حساب

کبھی ہم رات دن سیخ اور کباب کھاتے ہیں اور کبھی ایک پتا توڑنا بھی جرم سمجھتے ہیں۔

گہ بشکل شیخ کعبہ رفتہ ایم — گہ برہمن سان بہ بتخانہ رویم

کبھی ہم شیخ کی شکل میں کعبہ جاتے ہیں۔ اور کبھی برہمن کی طرح بت خانہ میں۔

گاہ مومن شدم گہ غلتی — گاہ من کافر شدم گہ ملتی

کبھی ہم پارسا بن جاتے ہیں اور کبھی [illegible]۔ کبھی ہم کافر بنتے ہیں اور کبھی مقر۔

گہ خرابی می کنم گہ بندگی — گاہ مردہ ایم گہ در زندگی

کبھی ہم برا کام کرتے ہیں اور کبھی اچھا کام (بندگی)۔ کبھی ہم مرتے ہیں اور کبھی جیتے ہیں۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گاہ ما نوشیم بادہ بے حساب　　گاہ ما را بار شد عرق گلاب

کبھی ہم بے حساب شراب پیتے ہیں اور کبھی گلاب کا عرق بھی بار معلوم ہوتا ہے۔

گاہ ما مستیم گہ برجستہ ایم　　تو بتو بودیم ما گہ خستہ ایم

کبھی ہم دیوانہ اور کبھی دانا ہوتے ہیں۔ کبھی ہم تو بتو اور کبھی خستہ و خراب ہوتے ہیں۔

گاہ قطرہ ایم گہ بحر عمیق　　سنگسار بودیم گہ مادہ رقیق

کبھی ہم قطرہ ہیں اور کبھی اتھاہ ساگر کبھی ہم پتھر کی مانند سخت اور کبھی پگھلے ہوئے موم کی طرح نرم۔

گہ شمع بودیم گہ پروانہ ایم　　گہ یگانہ ایم گہ بیگانہ ایم

کبھی ہم شمع ہیں اور کبھی پروانہ کبھی ہم اپنے سمجھے جاتے ہیں اور کبھی بیگانے۔

ہر جزا و ہر سزا خود کردہ ایست　　ہر قضا و قدر خود آوردہ است

ہر جزا اور سزا خود ہماری پیدا کردہ ہے۔ اور ہر تقدیر اور تدبیر خود ہماری لائی ہوئی ہے۔

اے شہنشاہ دل جہاں خود ساختہ　　جامۂ وہم و گماں خود بافتہ

اے شہنشاہ یہ دنیا اپنی بنائی ہوئی سمجھ اور یہ وہم اور گمان کا کپڑا (جسم) خود ہی بُنا ہوا جان۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مشاہدہ

منقطع کردیم رشتہ از جہان ۔ تا شتافت اکنوں بسوئے او روان

اب ہم نے دنیا سے رشتہ توڑ دیا ہے اور من خود اس کی طرف چل دیا ہے۔

بحر بے پایان ہست قطرہ در نظر ۔ ہر دو عالم ہست در ذرہ نہاں

اگر روحانی درشتی (نظر حق بین) سے دیکھا جائے تو قطرہ میں سمندر چھپا ہوا ہے اور ایک ذرہ میں دونوں عالم پوشیدہ ہیں

منعکس ہست اندرے دنیا ہمہ ۔ دل نہ گر باشد کجا باشد جہاں

دل سارے جہان کا عکس ہے اگر دل نہ ہوتا تو پھر جہان کہاں ہوتا۔

نے شکستہ ہست نے کل ہست ہمہ ۔ جزو کل در فرق دانند جاہلاں

نہ تو ذرہ (چھوٹا ذرہ) ہے (کیونکہ ذرہ سے بھی زیادہ باریک ترین گہرائیاں ذرہ کے اندر ہیں) اور نہ کل ہی جسے ہم کل سمجھتے ہیں سب کچھ ہے (کیونکہ کل سے بھی اور بڑی دنیائیں ہیں) جزو کل میں کم عقل ہی فرق سمجھتا ہے۔

دنیوی ہر گل دہد بوئے فنا ۔ ہر کہ داند راز ایں شد جاوداں

دنیا کے ہر گل سے فنا کی بو آتی ہے جو اس راز کو جان جاتا ہے وہ لافانی ہو جاتا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہر کہ داند خود را اُو داند خدا　　　ہر کہ داند غم اُو داند قیم را ں

جس نے اپنے کو پہچان لیا اُس نے خدا کو پہچان لیا جس نے غم کو پہچان لیا اُس نے اپنے آپ کو پہچان لیا۔

چند دن ایں گرمی بازار ہست　　　آخرش ایں کاروان خواہد وا ں

اس بازار دنیا کی گرمی چند روز ہے - جلد ہی یہ کاروان (قافلہ) روانہ ہو جائے گا۔

اے شہنشاہ قبل گفتن ہشیار

ہست قول گفتہ ناوک از کماں

اے شہنشاہ بولنے سے قبل ہوشیار ہو - کیونکہ قول (بات) کمان سے نکلا ہوا تیر ہے۔

اس کے آگے بھجنوں کی زبان ہندی ہے اُمید ہے ناظرین ان کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کرینگے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آؤ پریم نگر بسائیں — سب بیر کو دور بھگائیں

جات پات اور اونچ نیچ کو — پریم کے رنگ رنگائیں

راگ دویش اور رنج پر بھرم کو — ست کی آگ جلائیں

ہت انہت سب مل کر سوچیں — بھید کی بھیت کو ڈھائیں

مایا کے سب تار تمبورے — برہم کے سُر سے ملائیں

پراد گن اور نج گن گن کو — من سے نسچر بھلائیں

بھاؤ کی باتی پریم کا دیپک — ست گیرت جوت جلائیں

انتہ کرن کی شُدھ بھومی پر — پریم کا برودا لگائیں

سم شترو اور متر کی مہما — سیکھیں اور سکھائیں

رنک شہنشاہ اور نر ناری — سویا پریم جگائیں

۱ دشمنی ۲ رغبت و نفرت ۳ دُنیا ۴ پرایا ۵ نفع ۶ نقصان ۷ دشمنی ۸ دیوار
۹ دنیا ۱۰ خدا ۱۱ بُرائی ۱۲ تعریف یا بڑائی ۱۳ جلدی ۱۴ خلق ۱۵ چراغ ۱۶ سچائی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بھجن

ہنسا جائے بسیں وا دیش ۔ جہاں نہیں ششکر[1] گیش[2]

جہاں سے نہ کوئی آکے جاوے ۔ نا پاتی سندیش

جہاں سدا آنند بست ہے ۔ نہ ہو کشٹ کلیش

رہت جہاں پرکاش نرنتر ۔ رہے نہ تم[3] کا لیش

جا کی مہما گائیں سدا ہی ۔ برہما وشنو مہیش

جہاں پے دکھ سکھ کبھوں نہ بیاپے ۔ سمتا[4] بست ہمیش

نردوندتا[6] جہاں داتا ورن ہے ۔ ہووے نہ راگ اور دویش[5]

جیو برہم کا جھگڑا نا ہو ۔ نہ ہو بانا[8] دویش

جہاں نہ رنک شاہنشاہ ہے ۔ نہ ہو پرجا نریش[9]

۱ راکشسوں کا گرو ۲ دیوتاؤں ہی میں مقدم ۳ اندھیرا ۴ برابری ۵ رغبت اور نفرت ۶ وغیرہ جوڑے سے پرے ۷ آب و ہوا ۸ پوشاک اور بھیس ۹ راجہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۱۱۲
پیلو

اب کہ ہولی موہن لی　　　سب مل جل کے کھیلو ہولی

بہت بار رنگ کی پچکاریں بچھڑے　　　اب مت پچھاڑو ہولی

اٹھو جاگ میری شرت جھیلی　　　بہت دیر گھٹی سو لی

پریم ملن کا بیڑا اٹھا دو　　　سچا سے ٹہو لی

پریت اور پیار سے گرد ڈالا گو　　　دویش کی بار دو گلی

اب جو تم کے پچھتاؤ کے سب دن　　　ما نو نہیں ٹھٹھولی

پرنیت پربھو سے اتو کرو کچھ　　　پاپ گٹھریا ڈھو لی

بھائی بند ہو سب مل بیٹھو　　　بھولو بولی سگھولی

رنگ شہنشاہ اب مت چوکو　　　بھرو پشیل سے جھولی

۱ توجہ ۲ گلے ۳ دشمنی ۴ نفاق ۵ دوسرے کے واسطے ۶ خدا کے لیے ۷ طعنہ ۸ ظلم یا خلق۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آؤ سب مل ہرگن گائیں

بچھڑے ہوئے سب بھائی بندھو — پریم کا ہاتھ بڑھائیں

اونچ نیچ نر نار کو تج کر — روٹھے میت منائیں

کرم کی من کی اور بچن کی — سمتا کر دکھلائیں

سم شترو اور متر کی چاہ — سیکھیں اور سکھائیں

پریم فرشتہ کو سنبھل بنا کر — شترو سے ہاتھ ملائیں

شاہنشاہ، نہیں دُور پربھو ہو

سچے من سے دھیائیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آؤ پریم کا فرنٹ بنائیں

ایک ایشٹ احد ایک اشٹ ہو — ایک ہی ہوں آشا میں

ہاسیہ ناد اور رُدن ناد سَم — سَم ہوں سب کی آہیں

سمپت بپت سبھی کی سَم ہوں — اک سُوَر رو نَین گائیں

جیون مرن کے ہوں سب ساتھی — ڈبدھا دور بھگائیں

دامن چولی کے رشتہ کو — ناہیں لاج لگائیں

بیٹی روٹی مان مریادا — ایک ہی کر دکھلائیں

"رنک" سے "شاہنشاہ" ہو جاویں

جو یہ نیم نبھائیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شفا

اب دل میں لپٹے ہو گیا ہو ہر طرح قرار
سب رنج و غم کا فکر کا لشکر ہوا فرار

گلزار خزاں کافور ہو دم میں غمِ صیاد
ہر اِک بخت پھولی ہو ہر ام ہو نوبہار

ہر شخص سکون فضا اور ہر سمت لطف خیز
ہر آن تازگی ہو ہر فری نفس دست دار

بیباق سب لیکھا ہو سب حساب صاف
ہر دو شفا کا کام ہر دشمن ہے پاسدار

ہر شب شبِ برات ہو ہر روز روزِ عید
ہر ماہ ماہِ سال ہو ہر سن ہو رحمِ بیکار

جاتی جدھر نگہ ہو اُدھر آتا ہے نظر
ہر دل میں اطمینان ہو ہر آنکھ میں خُمار

دیکھو جسے وہ جھوم رہا ہو یا مست ہے
چاہو وہ رنک ہو یا شہنشاہِ نامدار

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نصیحت

یہ جنم تجھے انمول ملا   برباد نہ کر برباد نہ کر

کچھ نیک عمل کر ہر کو سُمر   اُتپاد نہ کر اُتپاد نہ کر

یہ دکھ جو تجھ کو ملتا ہے   نج کرم کا لیکھا چُکتا ہے

جو پہلے دیا وہی لیتا ہے   فریاد نہ کر فریاد نہ کر

تو جھک کر چلنا سیکھ بھلا   دو دن رہنا پھر چلنا ڈال

کچھ دیا دھرم کر اے ناداں   بیداد نہ کر بیداد نہ کر

مت ظلم و ستم پر باندھ کمر   ڈر رام سے ڈر۔ ڈر رام سے ڈر

پئے قتلِ غریباں تو تیغ تبر   جلّاد نہ کر جلّاد نہ کر

جس دل میں ہری کا نہ چرچا ہو   اس کو ویرانہ رہنے دے

اس نفس پرستی کی بستی کو   آباد نہ کر۔ آباد نہ کر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہمیں پریم نگریا میں بسنے دے   کچھ سننے دے کچھ کہنے دے

اس پریم جال کے پنجرے سے   آزاد نہ کر، آزاد نہ کر

اے "شاہنشاہ" اس دنیا میں   سمجھانا غیر کو مشکل ہے

چپ ہو رہ جو تو سمجھا ہے   بکواد نہ کر، بکواد نہ کر

کیا حال ہوا ہم اپنا پوچھیں اب ہم بتلاتے ہیں

ہو اندر حال جو بیتے اسے اب لب پہ لاتے ہیں

جو رہتا ہے ہمیشہ راز کی صورت فقیروں میں

"شہنشاہ" دیکھو تم کو برملا اب ہم دکھاتے ہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خدا کہاں ہے

کسی کا رام کاشی میں کسی کا ہے مدینے میں
کسی کا زر زمیں زن میں کسی کا کھانے پینے میں

کوئی کہتا گیا میں ہے۔ کوئی یوروشلم سمجھے
"شہنشاہ" رام اپنا پایا تو ہر جا ہے اپنے سینے میں

تمت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

عرضی

جو بخشو ہم کو بڑی ہو بخشش اگر نہ بخشو تو چارا کیا ہو

نہ زن نہ زر ہو زمیں نہ گھر ہو۔ ہو سب تمھارا ہمارا کیا ہو

ادھر بھی تم ہو ادھر بھی تم ہو یہاں بھی تم ہو وہاں بھی تم ہو

نہ ہم چھپا تم سے ہی نہ وہ ہو تم ہی جہاں سے تم سے چھپا کیا ہو

خدائی تیری جدائی تیری۔ جدا بھی تم ہو خدا بھی تم ہو

اٹھا دو گر تم دوئی کا پردہ بگڑتا اس میں تمھارا کیا ہے

کہاں سے اندر ہو بچہ بچہ ہے طالب فرمان ذرہ ذرہ

کسی کی نوج ہو واللہ۔ اگر نہ مانو تو چارہ کیا ہے

ہو ملک تیرا شہنشاہا تیرا۔ یہ کفر ہے کہنا میرا میرا

جو چھپا اس کو بتا دیا۔ سوائے اسکے کفارا کیا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پتہ

۱- شہنشاہی سرو ہتکاری سنگھ شیلڈر روڈ لکھنؤ

۲- ڈپٹی آفس سنگھ ۲۵ امین آباد پارک لکھنؤ

۳- شہنشاہی سرو ہتکاری سنگھ - راجپور
دہرہ دون - یو - پی

۴- شہنشاہی سرو ہتکاری سنگھ رائے بریلی

Entered in Database
Signature with Date
पुस्तकालय
गुरुकुल कांगड़ी
नन्दीश्वर, ले.

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

पंजाब : केशोराम, 1944.

1?/33

नन्दीश्वर, ले.

प्रभाकरविजयः. कलकत्ता : संस्कृत साहित्य परिषत्, 1926.

102पे0.

150348 622/257

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar